For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

رسالہ برائے ضروریات طریقہ ہائے عالیہ نقشبندیہ

چشتیہ، قادریہ سہروردیہ

حضرت پیر ابو سالم

محمد اکرم شاہ سیفی مدظلہ

عالمِ امر اور عالمِ خلق

عالمِ امر: عالم امر سے مراد ترکیبِ عناصر سے خالی جن کو صرف کُن کے اشارے سے پیدا کیا گیا ہے۔ عالمِ امر کا اطلاق امرِ کُن سے پیدا ہونے والی تمام مخلوق پر بھی ہوتا ہے جیسے انسانی روحیں۔ لطائف مجردہ۔ عالم امر عرش کے اوپر ہے۔ یہ عالم بغیر مادے کے پیدا کیا گیا ہے۔ عالمِ امر کے پانچوں لطائف یعنی قلب، روح، سِر، خفی اور اخفیٰ کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے امرِ کے ان پانچوں لطائف کو چند جگہ انسان کے جسم امانت رکھ دیا ہے۔ تا کہ انسان ذکرِ الٰہی کے زریعہ ان پانچ لطائف کے کمالات سے فیض یاب ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکے۔

عالمِ امر کو عالم غیب، عالم ارواح، عالم لاہوت، اور عالم

حیرت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان سب کے مجموعے کو عالمِ مجرّدہ ذات بھی کہتے ہیں۔ آیۃ کریمہ: اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ میں اس عالمِ وخلق کی طرف اشارہ ہے۔

عالمِ خلق: مادہ عناصر اربعہ سے پیدا ہونے والی مخلوقات کو عالمِ خلق سے یاد کرتے ہیں۔ جیسے فلکیات وارضیات وغیرہ۔ یہ پانچوں لطائف نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں۔ عالمِ خلق، عرش کے نیچے سے لے کر تحت الثریٰ تک ہے۔ عالمِ خلق کے پانچوں لطائف کی جڑ عالم کے پانچوں لطائف ہیں، یعنی نفس کی جڑ قلب، ہوا کی جڑ روح، پانی کی جڑ، آگ کی جڑ خفی اور خاک کی جڑ اخفیٰ ہے۔

عالم خلق کو عالم اسباب، عالم اجسام، عالم شہادت، اور عالم ناسوت کے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان سب کے مجموعے کو عالم معادیات بھی کہتے ہیں۔

نقشہ لطائف سبعہ

نمبر شمار	نام لطیفہ	رنگ نور	زیر قدم	مقام
1	قلب	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔ داخل سینہ
2	روح	سرخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام	دائیں پستان کے نیچے دو انگشت مائل بہ پہلو
3	سر	سفید	حضرت موسیٰ علیہ السلام	بائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف
4	خفی	سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	دائیں پستان کے برابر اوپر سینہ کی طرف
5	اخفیٰ	سبز	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	وسط سینہ۔ سر اور خفی کے درمیان
6	نفسی	خاک جیسا	----------	سر کے بالوں کی جڑوں کے نیچے منبت الشعر
7	قالبی	آتش نما	----------	وسط دماغ

اسباق طریقہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ

لطائف کا مختصر تعارف اور ان کی تاثیر

1-لطیفۂ قلب:

ماسوا اللہ تعالیٰ کے نسیان اور ذات حق کے ساتھ محویت اس کی تاثیر ہے۔ لطیفہ کا حرکت کرنا دفع غفلت اور دفع شہوت ہے۔

2-لطیفۂ روح:

لطیفۂ روح پر اسم ذات کی تجلی صفات کا ظہور اور اس کا حرکت کرنا اور غصہ وغضب کی کیفیت میں اعتدال اور طبیعت میں اصلاح وسکون ہے۔

3-لطیفۂ سِرّ:

دینی امور کے معاملے میں بلاتکلیف مال خرچ کرنے اور فکر دینی کی بیداری ہے۔اس لطیفہ پر اللہ تعالیٰ کے صفات کے شیونات واعتبارات کا ظہور اور لطیفۂ سِرّ کا حرکت کرنا ہے۔یاد رہے کہ یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے۔اس کی تاثیر تمام حرص کے خاتمے نیز دینی امور کے معاملے میں بلاتکلیف مال خرچ کرنے اور فکرِ آخرت کی بیداری ہے۔

4-لطیفۂ خفی

اس لطیفۂ پر صفات سلبیہ تنزیہہ کا ظہور اور لطیفہ کا حرکت کرنا (یعنی جاری ہو جانا اور عجیب وغریب احوال کا ظہور)۔اس کی تاثیر حسد، بخل، کینہ وغیبت جیسی امراض سے نجات ہو جانا ہے۔

5-لطیفۂ اخفیٰ:

مرتبہ تنزیہہ اور مرتبہ احدیّت مجردہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے ظہور و شہود سے وابستہ ہے۔ اور یہ ولایتِ محمدیہ ﷺ کا مقام ہے۔ اس کی علامت بلا تکلیف ذکر کا جاری ہونا اور قربِ ذات کا احساس و شہود ہے۔ اس کی تاثیر تکبر، فخر وغرور اور خود پسندی جیسی مہلک روحانی امراض سے آزادی پانا ہے۔ اور حضور و اطمینان کا حصول ہے۔

6-لطیفۂ نفسی

یہ عالمِ خلق کا پہلا لطیفہ ہے۔ اس کی تاثیر نفسیات اور سرکشی کا مٹ جانا ہے۔ عجز و انکساری کا مادہ پیدا ہونا اور ذکر میں ذوق و شوق کا بڑھ جانا ہے۔

7-لطیفۂ قالبی:

یہ عالمِ خلق کا دوسرا لطیفہ ہے۔ لیکن درحقیقت یہ

لطائفِ اربعہ یعنی ہوا، پانی، آگ، مٹی پر مشتمل ہے۔ اس کی تاثیر تمام بدن یعنی بال بال میں ظاہر ہوتی ہے۔ رذائل بشریہ اور علائقِ دینویہ سے مکمل رہائی پالینے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ کیفیت فنا لطائف حاصل ہونے کے بعد حاصل ہوجاتی ہے۔

★ ★ ★ ★ ★ ★
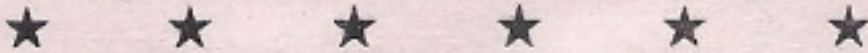
For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

طریقہ نفی اثبات

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)

نفی اثبات شروع کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اِلٰھِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مَحَبَّۃَ ذَاتِکَ وَمَعْرِفَتَ صِفَاتِکَ

اس کی راہ کے سالک کے لئے ضروری ہے کہ جب وہ نفی اثبات کی مشق کرنے لگے تو اپنی زبان کو منہ کے اوپر والے حصے یعنی تالوں کے ساتھ پیوست کرلے۔ دونوں لب آپس میں ملالے۔ اوپر اور نیچے کے دانت بھی ملائے اور حبس دم (یعنی سانس کو بند) کرڈالے۔ **لَا** کا کلمہ ناف سے سر کی آخری حد یعنی قالبی تک تصور کے ساتھ بذریعہ سانس کھینچے اور **اِلٰہَ** کا کلمہ پورے خیال کے ساتھ دائیں کندھے پر لے جائے اور اس جگہ

سے اِلَّا اللّٰہ کی ضرب پورے خیال کے ساتھ دل (یعنی قلب) پر لگائے۔ یہاں تک کہ ذکر کی حرارت کا تمام اثر عالمِ امر کے لطائف میں ظاہر ہو۔ جب سانس میں دِقت محسوس کرے تو سانس کے طاق پر خالی کر دے۔ یعنی اگر وہ جس دم میں نفی اثبات کا ذکر دس مرتبہ کر چکا ہے اور سانس میں تنگی محسوس کرنے لگا ہے تو گیارہ پر سانس کو خالی کر دے۔ اور مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰہ کا خیال کرے یعنی خیال سے ادا کرے۔ (محمد ﷺ کا بمثل مہر دل پر تصور کرے)۔ پھر اس طرح نفی اثبات کا ذکر کرتا رہے۔

جب کلمہ لا کہے تو ان چار معنوں میں سے کسی ایک کی نفی خیال دل میں پختہ رکھے:

1- لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (کوئی معبود نہیں مگر اللہ)

2- لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہ (کوئی مقصود نہیں مگر اللہ)

3- لَا مُوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه (کوئی موجود نہیں مگر اللہ)

4- لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰه (کوئی مطلوب نہیں مگر اللہ)

کچھ عرصہ کی مشق کے بعد اس کے معنی دل میں پختہ ہو جائیں گے۔

مراقبات:

مراقبہ، ترقب سے مشتق ہے۔ اور اس کی معنی ہے فیض کا انتظار کرنا۔ اس میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی فیض کا انتظار کیا جاتا ہے اس لئے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ رازِ الٰہی کے وقوف حاصل کرنے کے لئے آنکھ، کان اور لب کو بند کرنا پڑتا ہے۔

چشم بند ولب وبند ۔ گر نہ بینی سرِ حق بر من بخند

ترجمہ: اپنی آنکھیں، کان اور لبوں کو بند کر لے (اور محوِ انتظار ہو جا) اگر تجھے رازِ الٰہی نظر نہ آئے تو مجھ پہ ہنس لینا۔ (یعنی مجھے برا بھلا نہ کہنا)۔

معمولات مظہریہ میں ہے کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں
مراقبہ یہ ہے کہ پہلے آنکھ بند کر کے لطائف عشرہ میں سے
کسی ایک لطیفہ کے طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور باری تعالیٰ جل
جلالہ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیئے۔

وقال رسول اللہ ﷺ الاحسان ان تعبد واللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك (رواہ مسلم، احفظ اللہ تجاھك رواہ احمد ترمذی)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر
اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا
دھیان رکھو اپنے مقابل پاؤ گے۔

مذکورہ حدیث کے یہ الفاظ مراقبہ کی صاف اور واضح
دلیل ہیں۔ اس بات کا ہر دم دھیان رکھنا کہ خدا ہم کو دیکھ رہا

ہے اس کی جانب سے مراقبہ ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کے
فرزندار جمند نے اپنی کتاب فوائح میں فرمایا۔ "مراقبہ یہ ہے کہ
اپنی طاقت وقوت اور اپنے احوال واوصاف سے منہ پھیر
کے جمال الٰہی کا شوق پیدا کرنا اور اس کے عشق ومحبت میں
غرق ہو کر خداوند تعالیٰ کے انتظار میں متوجہ ہو جانا۔"
ہمارے امام قبلہ حضرت شیخ بہاؤالدین نقشبندیہ نے فرمایا:
"مراقبہ کا یہ طریق تمام راستوں سے زیادہ قریب ہے۔"
مراقبہ کا ثبوت بہت سی آیتوں اور احادیث سے ثابت
ہے قرآن مجید میں ہے:

وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ

(اپنے رب کو یاد کر جب اس کو بھول جائے۔)

مراقبہ تمام سلاسل کے بزرگوں کا معمول ہے۔ بالخصوص
حضراتِ نقشبندیہ بہت ہی اہم سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ عبارت

مذکورہ بالا سے ظاہر ہوا کہ خدا تک رسائی کے لئے یہ راستہ تمام
راستوں سے زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ علامہ ابوالقاسم قشیری نے
اپنے رسالہ میں زیر حدیث مذکورہ فرمایا: "شیخ کا ارشاد ہے کہ
نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو
دیکھتا ہے یہ حالت مراقبہ کی طرف اشارہ ہے۔" مراقبہ یہی ہے
کہ بندہ یقین رکھے کہ رب سبحانہ وتعالیٰ اس کے ہر حال کو
جانتا ہے۔ بندہ ہر دم اور ہر حال میں اس کا علم و یقین رکھے۔ یہی
بندہ کے لئے ہر خیر اور نیکی کی جڑ ہے۔

مراقبہ اور مراقبات کی شرائط:

یہ مراقبات اس وقت تجویز ہوتے ہیں جبکہ مراقب
(مراقبہ کرنے والا) مرشد کامل و مکمل کی صحبت میں رہ کر
لطائف عالم امر اور عالم خلق کی تکمیل کرلے، ذکر الٰہی جاری

ہو چکا ہو اور نفی اثبات کا جس طرح کے ضروری یہ عامل ہو۔اس کے بعد مراقبات شروع کرے۔یہ مراقبات ہر اس شخص کے لئے مفید ہیں جو اہل سنت و جماعت ہے۔اور ہر طرح سے تائب ہو کر مرشدِ کامل و مکمل سے اجازت حاصل کر چکا ہے۔

1- وقت مراقبہ کامل طہارت ہو اور بجمیع خاطر اس طرح فیضان الٰہی کی طرف متوجہ ہو کہ سوائے اصل کے اور کسی طرح میلان نہ ہو۔

2- ہر مراقبہ میں توقفِ ایام یعنی دنوں کی تعداد مرشد موصوف کے حکم پر موقوف ہے۔

3- ہر مراقبہ کی ایک کیفیت اور آثار ہوتے ہیں مراقب کو چاہیئے کہ سنن اور آداب طریقت کی پیروی (متابعت) کے خلاف نہ کرے تاکہ اس کی چاشنی اور کیفیت کو پالے اور اس

سلسلہ میں ازحد کوشش کرے۔ نیز اگر کچھ اس سے معدوم

ہو جائے تو اپنی کوتاہیوں کی طرف متوجہ ہو۔

4- مراقبہ کے وقت بیٹھا رہے۔ اگر نیند کی حالت طاری ہو تو

تجدید وضو کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مراقبہ میں کیفیت نیند

بھی ہے۔ جیسا کہ علامہ بحر العلوم نے شرع فقہ اکبر میں کرامات

اولیاء میں تحریر کیا ہے اور تفصیل بھی اسی مقام پر ہے۔

5- جو کیفیات / واقعات حالت مراقبہ میں مراقب پر ظاہر ہوں

وہ اپنے مرشد گرامی کی حضور عرض کرے۔ بالخصوص عالم امر

کے ظہور میں کہ اس مقام پر مشابہت بیچونیت کو دیکھے گا۔

اپنے آپ کو اس صورت میں دیکھ کر فریفتہ نہ ہو کیونکہ بہت

سے سادہ لوح حضرات اس وادی میں سوئے ہوئے ہیں۔ (یعنی

اس مقام پر رہ گئے ہیں)۔

6- مراقبت کو چاہیئے کہ جن ایام کی گنتی پر معمور ہو اس میں

غفلت اور سستی نہ کرے۔ ہر طالب حق کو چاہیئے کہ حتی
الامکان کوشش کر کے مراقبات کی نیت کو یاد کر لے۔ اور
مشائخ کے طریقہ کو کسی وقت بھی ہاتھ جانے نہ دے کیونکہ
طریقت، فقط جبہ اور دستار کا نام نہیں۔ مشائخ کا طریقہ اپنا کر اپنی
منزل کی ضروریات اور اس کے تقاضوں کی پہچان کرے۔ ہر
جاہل، غافل اور سست انسان بزرگی اور اقبال کے لائق نہیں ہوتا
۔ سالک کی تسلیک شیخ کامل و مکمل کے ساتھ مربوط ہے۔ اگر
مراقبہ کرنے والا ایسا ہو کہ اسے حیاتِ لطائف کی اطلاع ہی نہ ہو
تو اس کی مثال ایسی ہے **كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا**۔

7- طالب کو چاہیئے کہ مرشد کے فیض اور توجہ کا ہر دم انتظار
کرے۔ بلکہ مرشد کی توجہات سے پورا پورا فائدہ اٹھائے تاکہ
مراقبہ معیت سے حاصل ہونے والے ولایت صغریٰ کے
دائرے کو تیزی سے عبور کر سکے ورنہ یہ مقام نہایت دشوار

گزار ہے۔ ہزاروں سلوک کے راہی اس وادی میں رک کر اپنی ترقی کی منزلیں کھو بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کی اور اپنے عروج کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔ اور وحدت الوجود کے قائل اس مقام میں انا الحق اور تمام شطحیات کے اقرار میں مبتلا ہوئے ہیں۔

اس مقام پر مرشد کامل و مکمل کی توجہات اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ خاص طریقے سے اس مقام سے سلوک طے کروا کے ولایتِ اکبریٰ کی دائرے میں شامل کر دیتی ہے۔ اور طالب اپنی تیز رفتاری پر حیران رہ جاتا ہے۔

8- مراقبات شریفہ کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ان مراقبات کی نیت فارسی میں مقرر فرمائی ہے۔ نیز دوسری زبان اختیار کرنے سے الفاظ بدل جانے اور فیض ختم ہو جانے کا اندیشہ اور ترقی رک جانے کا خدشہ ہے۔

نیت وقوف مراقبات:

(۱) نیت وقوف مراقبۂ قلب:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ قلبی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ قلبی میں فیض آتا ہے۔

(۲) نیت وقوف مراقبۂ روح:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ روحی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ روح میں فیض آتا ہے

(۳) نیت وقوف مراقبۂ سِرّ:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ سِرّی من بواسطۂ

پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ سِر میں فیض آتا ہے۔

(۴) نیت وقوف مراقبۂ خفی:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ خفی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ خفی میں فیض آتا ہے۔

(۵) نیت وقوف مراقبۂ اخفیٰ:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ اخفیٰ من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ اخفیٰ میں فیض آتا ہے۔

(۶) نیت وقوف مراقبۂ نفسی :

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ نفسی میں فیض آتا ہے۔

(۷) نیت وقوف مراقبۂ قالبی:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ قالبی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ قالبی میں فیض آتا ہے۔

(۸) نیت وقوف مراقبۂ خمسۂ عالمِ امر:

فیض می آید از ذات بیچوں بلطیفۂ خمسۂ عالمِ امر من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالمِ امر کے پانچوں لطائف میں فیض آتا ہے۔

(۹) نیت وقوف مراقبۂ خمسۂ عالمِ خلق:

فیض می آید از ذات بے چوں بلطائف عالمِ خلق من واسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالمِ خلق کے پانچوں لطائف میں فیض آتا ہے۔

(۱۰) نیت وقوف مراقبۂ مجموعہ لطائف عالمِ امر و عالمِ خلق:

فیض می آید از ذات بے چوں بہ مجموعۂ لطائف عالم امر و عالمِ خلق من واسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عالمِ امر اور عالمِ خلق کے تمام لطائف میں فیض آتا ہے۔

(11) نیت وقوف مراقبۂ احدیت:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ جمیع صفات و کمالات است و منزہ جمیع عیوب و نقصانات است و بے مثل است بہ لطیفۂ قلبی من واسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذات حق جو جمیع صفات کمالات کی جامع ہے اور جمیع عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ اور بے مثل ہے، کی جانب سے پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفۂ قلبی میں فیض آتا ہے۔

[اس مقام پر سالک خدا کے ساتھ جاہ جلال اور اس کے

تقدس کا احترام کرتا ہے۔ اور یہ اسماء کی ظلی سیر کہلاتی ہے۔ ان میں ہر وقت تصور اسم ذات (اللہ) رہتا ہے۔ اسم ذات، نفی اثبات، بازگشت، واسطہ، مراقبہ، احدیت، یہ تمام دائرۂ امکان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سالک کے ہر ایک لطیفہ امر میں ایک جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور عروج حاصل کرتا ہے۔ جو کچھ کہ مافوق العرش ہے، واصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس قدر مضمحل اور منہمک ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ کو فانی اور معدوم سمجھتا ہے۔ دائرۂ امکان کے عبور کرنے کے بعد دائرہ صغریٰ (جو کہ دائرۂ ثانی ہے) میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ توجہ مرشد سے اس مراقبہ کے تمام ہونے کی علامت یہ ہے کہ خطرۂ ماسوا اللہ دیر تک نہ آئے۔

خطرہ کی کئی قسم ہیں۔ ان میں بعض وہ خطرات جن کا دور کرنا طالب کو ضروری ہے یہ ہیں:

(ا) خطرہ قلبی: اس کا علاج یہ ہے کہ ذکر بہت زیادہ کرے اور خواب یا بیداری کسی وقت بھی ذکر سے غافل نہ رہے۔

جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اللہ تعالی جو ہر حالت میں یاد کرتا رہے۔ اغیار سے تنہائی اور یکسوئی رکھے اور غذا کم کھائے۔

(ب) خطرہ نفسی: اس کا علاج یہ ہے کہ حبس دم کے ساتھ نفی اثبات کی کثرت رکھے۔ اور نفسانی امور میں نفس کشی کی مخالفت کرے۔ نیز ذکر خفی اور مراقبہ کی مداومت کے ساتھ جناب احدیت میں بہت گریہ زاری کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً (یاد کرتا رہ اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتا ہوا اور ڈرتا ہوا)۔

(ج) خطرہ قالبی: اس کا علاج تہلیل لسانی اور نوافل کی کثرت ہے خصوصاً نوافل مسنونہ۔ اور باوجود اس تمام ذکرو

فکر کے پیر کامل کی توجہ ہر جگہ ضروری ہے۔ بغیر اس کے کوئی کام پورا نہیں ہوتا۔ بعض طالبین کو اس مراقبہ میں انوار وغیرہ نظر آتے ہیں تو یہ مراقبہ کی علامت ہے۔ جو طالب کامل استعداد رکھتا ہے اس کو مراقبات قالبیہ میں فنائے قلب حاصل ہو جاتی ہے۔ اور تمام تعلقات قلبی زائل ہو جاتے ہیں۔ اکثر طالبین ایسے ہوتے ہیں جن کو فنائے قلب، مراقبات نفس تک حاصل ہوتی ہے۔ ہاں اگر شیخ کامل و مکمل چاہے تو اس کی ادنیٰ توجہ سے فنائے قلب، مراقبات قلبی تک حاصل ہو جاتی ہے۔ اور مراقبات نفس کی نوبت نہیں آتی۔]

نیت اصول مراقبات:

(نوٹ: اصل مراقبات کی نیت کے وقت اپنے لطائف کو حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو خیال کرے)۔

(۱۴) نیت مراقبہ اصل قلب:

الٰہی قلب من بمقابل نبی علیہ السلام است۔ آں فیض تجلائے صفات فعلیہ خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام رسانیدہ بقلب من نیز برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفۂ قلب نبی علیہ السلام کے لطیفۂ قلب کے بالمقابل ہے۔ اپنی صفاتِ فعلیہ کے فیض کا وہ تجلا جو نبی کریم علیہ السلام کے لطیفۂ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کا لطیفۂ قلب تک تو نے پہنچایا، پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیفۂ قلب تک پہنچا۔

[سالک چاہئے کہ اس مراقبہ کے دوران میں تمام پیرانِ کبار (جو فیض کا زریعہ ہیں) کے قلوب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تصورر کھے۔ جو طالب حضرت آدم علیہ السلام کی ولایت

حاصل کر لیتا ہے۔ اس کو اسم ذات (اللہ) سے شرف اور سرور
حاصل ہوتا ہے۔ اور پیرانِ کامل و مکمل کے لطائف سے اس کا
لطیفۂ قلب فیض سے سیراب ہوتا ہے۔ وہ اس لطیفہ کے
کمالات حاصل کرنے کے بعد صاحب لفظ ہو جاتا ہے یعنی وہ جو
کچھ منہ سے نکالتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، پیرانِ کبار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ اور فضل سے پورا کرتا ہے۔ طالب کے وساوس اور
خطرات شیطانی دفع ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب سلیم ہو جاتا
ہے۔ وہ تلوین سے نکل کر تمکین سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اور
اس لطیفۂ میں اس کو فناء و بقا حاصل ہوتی ہے۔ طالب جو چاہئے
کہ قلب کی حفاظت کرے۔ اور ماسوا اللہ کو دل سے نکال دے
اور پیر کامل و مکمل سے رابطہ برقرار رکھے۔ ہمیشہ ذکر و فکر
میں رہے اور لطیفۂ قلب کی جگہ پاک و صاف ہو اور اس میں
سے انانیت ختم ہو جائے۔ کیونکہ ظاہری، باطنی، روحانی اور

جسمانی پاکیزگی، قلب کی اصلاح سے ہوتی ہے۔ یہ ولایت کا
پہلا درجہ ہے۔ ولایت آدموی والا فقیر ہر وقت توبہ میں
مشغول اور ذاتِ باری تعالیٰ سے عجز وانکساری اور معافی کا
طلبگار رہتا ہے۔ اور بری عادات کو عمدہ صفات میں بدلنے کی
کوشش کرتا ہے۔ زرا سی غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ اور معافی
میں مصروف ہو جاتا ہے۔ تمام افعال میں حق کی جانب
سے تجلیات اور انوارات نظر آتے ہیں اور جمیع افعال واعمال
میں ذات حق کو وسیلہ حقیقی جانتا ہے۔]

(۱۳) نیت مراقبہ اصلِ روح:

الٰہی روحِ من بمقابل روحِ نبی علیہ السلام است۔ آن فیض
تجلائے صفات ثمانیہ، ثبوتیۂ، ذاتیہ، حقیقیہ خود کہ از روحِ نبی علیہ
السلام بروحِ ابراہیم علیہ السلام ونوح علیہ السلام رسانیدہ، بروحِ من نیز
برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف روز)

ترجمہ: الٰہی میری روح نبی علیہ السلام کی روح
کے بالمقابل ہے۔ اپنی صفات ثمانیہ، ثبوتیہ، ذاتیہ، حقیقیہ کے
فیض کا وہ تجلا جو تو نے نبی علیہ السلام کے لطیفہ روح سے
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا لطیفہ روح تک
پہنچایا، پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیفہ
روح تک پہنچا۔

[جو سالک ابراہیمی علیہ السلام و نوحی علیہ السلام ولایت کا حامل
ہوتا ہے وہ لطیفہ روح کے تمام کمالات اور درجات حاصل کر لیتا
ہے۔ اس کا فقیر اللہ تعالیٰ پر توکل ہوتا ہے۔ اور حالات و واقعات
کا مقابلہ نیز نفس اور شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اپنے مقصود
کی کشتی کو کنارے پر لگا دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم ﷺ کے
جذبے کے تحت نفس اور شیطان کی فریب کاریوں اور مکاریوں
سے بچ کر ماسوا اللہ سے منہ موڑ کر یادِ خدا میں مشغول رہتا

ہے۔دشمنان اسلام کی لائی ہوئی آتش اس کے لیے گلزارِابراہیمی علیہ السلام بن جاتی ہے۔اس مشرب والے توکل اور عشق الٰہی کے ساتھ صفاتِ ثبوتیۃ الٰہیہ کا فیض آیا ہے۔اور وہ اپنی صفات یعنی سننے دیکھنے بولنے اور سوچنے کی صفات میں سبحانہٗ تعالیٰ کی صفات دیکھتا ہے۔اور انسان کی صفات کو اللہ تعالیٰ صفات سے ثابت جانتا ہے۔اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرے صفات کمالیہ کچھ بھی نہیں۔یہ محض اللہ تعالیٰ کی صفات کی وجہ سے قائم ودائم ہے۔یہ ولایت کا دوسرا حصہ ہے۔]

(۱۴) نیت مراقبہ اصل سرّ:

الٰہی سرّ من بمقابل سرّ نبی علیہ السلام است۔آں فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از سرّ نبی علیہ السلام بی سرّ موسیٰ علیہ السلام رسانیدہ سرّ من نیز برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔(توقف ....روز)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ "سِر" نبی علیہ السلام کے لطیفہ "سِر" کے بالمقابل ہے۔ اپنی شیونات ذاتیہ کے فیض کا وہ تجلا جو تو نے نبی کریم علیہ السلام کے لطیفہ "سِر" سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ "سِر" تک پہنچایا، پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میرے لطیفہ "سِر" تک پہنچا۔

[لطیفہ سِر وہ راز ہے جو روح انسان کا مبداء ہے۔ جس کو عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔ عالم لاہوت سے مراد روح محمدی ﷺ ہے۔ یہ ایک لطیف کیفیت ہے۔ یہاں سالک پر بے شعوری میں ایسے احوال کا ورود ہوتا ہے جو لطائف قلب و روح کے واضح واقعات سے ممتاز ترین ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ وہی سالک کرسکتا ہے جس پر یہ حالات گزریں ہو۔ اور یہاں سالک کو بسبب عشق الٰہی معرفت حق حاصل ہوتی ہے۔ یہ ولایت کا تیسرا درجہ ہے۔]

(۱۵) نیت مراقبہ اصلِ خفی:

الٰہی خفی من بمقابل خفی نبی علیہ السلام است۔ آن فیض
تجلائے صفات سلبیہ خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسٰی
علیہ السلام رسانیدہ خفی من نیز برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ
اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف روز)

ترجمہ: الٰہی میر الطیفۂ خفی نبی علیہ السلام کے لطیفۂ خفی
کے بالمقابل ہے۔ اپنی صفاتِ سلبیہ کے فیض کا وہ تجلا جو تو نے
نبی علیہ السلام کے لطیفۂ خفی سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کا لطیفۂ خفی
تک پہنچایا، بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے
میرے لطیفۂ خفی تک پہنچا۔

[لطیفۂ خفی کی جب تکمیل ہو جاتی ہے تو سالک اس لطیفہ
کے ذکر کی وجہ سے قرب کا وہ مقام حاصل کر لیتا ہے جس کی
کراماً کاتبین کو بھی خبر نہیں ہوتی۔ روز حشر میں ذکر خفی کا

کرنے والا بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔ صاحب کمال فقیر اس لطیفہ ولایت کا چوتھا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ عبادت، ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی نہیں تھکتا۔ اس مرتبے پر پہنچنے والا فقیر اپنی ذات کی نسبت دوسروں کو فوقیت دیتا ہے۔ خود رنج اٹھا کر دوسروں کی تکلیف دور کرتا ہے۔ اپنے آپ کو عجز وانکساری میں رکھتا ہے۔۔۔ لطیفہ خفی سے مراد نورِ محمدی صلّی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کو عالم ہاہوت کہتے ہیں۔ سالک پر جب اس لطیفہ کی کیفیات طاری ہوتی ہے تو وہ معائنہ ذات کی بدولت واصل الی اللہ ہوتا ہے۔]

(۱۶) نیت مراقبہ اصل اخفیٰ:

الٰہی اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام است۔ آں فیض تجلائے شانِ تجلائے شانِ جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ بہ اخفائے من نیز برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ

علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ اخفیٰ نبی علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ کے بالمقابل ہے۔ اپنی شان جامع کے فیض کا وہ تجلا جو تو نے نبی علیہ السلام کے اخفیٰ تک پہنچایا، بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطیفہ اخفیٰ تک پہنچا۔

[لطیفہ اخفیٰ ولایت محمد ﷺ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو یہ نعمت عطا ہو جائے۔ جس طرح حضور رحمۃ العالمین کی ذات بابرکات تمام انبیاء مرسلین سے افضل ہے۔ اسی طرح لطیف لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بہ ارفع و اعلیٰ ہے۔ محمدی ﷺ ولایت والے فقیر کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔ اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت الٰہی کا مظہر باکمال ہوتا ہے۔ خلق محمدی ﷺ یعنی صدق اور اخلاص اللّٰہیت اس میں بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔ اس ولایت

والے فقیر کا رابطہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
ذاتی ہوتا ہے۔ شریعت کی پاسبانی اور پاسداری کرتا ہے۔
تجلیات دائمی حاصل ہوتی ہیں۔ اور اگر کمال حاصل کرلے تو
شیخ کامل و مکمل کی توجہ خاص اور محبت خاص کی بدولت مجلسِ
محمدی ﷺ وجودی بھی اس کو حاصل ہوتی ہے۔ غرضیکہ
جمیع کمالات وصفاتِ محمدی ﷺ سے فیض یاب ہوتا ہے۔
ولایت محمدی ﷺ والا فقیر خود بھی با کمال ہوتا ہے۔ اور
دوسروں کو بھی با کمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب
طالب اس لطیفہ کی سیر کی تکمیل کو پہنچتا ہے تو وہ کچھ دیکھتا ہے۔
عین بعین اور ہو بہو دیکھتا ہے۔ یعنی وہ صاحب حضور ہوتا ہے۔
اور ولایت کے کل مراتب کے حصول کی استعداد رکھتا ہے۔
غلبہ عشق میں نہایت بے اقراری سے عین حضوری اور بے
حضوری میں ھَلْ مِنْ مَّزِیْدْ کا شور مچانے والا ہوتا ہے۔ اور

پلک جھپکنے کی دیر میں اس حال سے گزر کر مقام یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ اور قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی پر پہنچ سکتا ہے۔

ولایت کے اس میدان میں لا الٰہ تک لاکھوں اور ہزاروں پہنچے ہیں ہیں الا اللہ تک سینکڑوں جب حقیقت محمدی ﷺ تک کروڑوں میں کوئی ایک پہنچا ہے۔اس مقام میں کلمہ طیبہ کی حقیقت کی آگاہی ہوتی ہے۔اور سیر مع اللہ ہوتی ہے۔۔۔۔لطیفہ اخفیٰ سے مراد بحت (خالص ذات) مرتبہ ہویت ہے۔اس ذات کی توصیف میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ فرمایا گیا ہے۔اور اَللّٰہُ الصَّمَدُ بھی۔اور اسی کو وراء الوراء ثم وراء کہا جاتا ہے۔اور یہی ذات وصفات و اعتبارات سے مبرا اور قیدی اطلاق سے منزہ ہے۔یہی وہ ذات قدسی ہے جس کے متعلق خود باری تعالیٰ نے اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ارشاد فرمایا ہے۔]

(۱۷) نیت مراقبہ معیّت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ ہمراہِ من و

ہمراہِ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہِ ہر ذرہ از ذرات ممکنات ہمراہئ

بے چوں بمفہوم ایں آیۃ کریمہ وَ ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ

بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

اجمعین۔ (توقف روز)

ترجمہ: اس ذاتِ حق جو آیۃ کریمہ وَ ھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ

مَا کُنْتُمْ کے مفہوم کے مطابق میرے اور تمام ممکنات بلکہ

ذرّات ممکنات میں ہر ذرہ کے ہمراہ ہے، کا فیض پیرانِ

کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے لطائف خمسہ

عالم امر تک آتا ہے۔

(۱۸) نیت مراقبہ اقربیّت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصل اسماء و صفات است

کہ نزدیک تر است از من بمن و از رگِ گردن من بمن بہ

نزدیکی بلاتکلیف بمفہوم ایں آیۂ کریمہ **وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ**

حَبْلِ الْوَرِیْدِ بلطیفۂ نفسی من بشرکتِ لطائفِ خمسۂ عالم امر

من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ (توقف روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ اصل اسم و صفات ہے۔ اور آیۂ

کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کے مطابق

بلاتکلیف مجھ سے میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، کا

فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے

لطائف خمسہ عالم امر مع میرے لطیفۂ نفسی میں آتا ہے۔

[یہ مراقبہ آیۂ مذکورہ سے لیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ شہ

رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اور میرے لطائف خمسۂ عالم

امر اس کے مورد فیض ہیں۔ اور فیض کا منشا دائرہ اولیٰ یعنی ولایت

کبریٰ ہے۔ اور یہی ولایت، ولایت صغریٰ کی اصل

ہے۔۔۔اقربیت کے معنی یہ ہیں کہ ضل کی اصل، ظل کے ساتھ بہ نسبت ظل کے زیادہ نزدیک ہے۔ (یعنی ضل خود اپنے آپ سے اتنا قریب نہیں ہے۔ جتنا کہ اس کی اصل سے قریب ہے۔) اور یہی حال ہے اصل کی اصل کا کہ وہ اپنے ما بعد کی بہ نسبت ضل سے زیادہ قریب ہے۔ اس بات کو یوں سمجھ لیجئے کہ ذاتِ واجب تعالیٰ جل جلالہ ممکن کے ساتھ بہ نسبت شیونات کے، زیادہ قریب ہے۔ اور شیونات کو ممکن کے ساتھ، بہ نسبت صفات کے، زیادہ قریب ہے۔ اور صفات بہ نسبت ظلال صفات کے ممکن سے زیادہ قریب ہے۔ اور ظلال وصفات ممکن کے ساتھ زیادہ قریب ہے۔ یہاں کے حالات بے رنگ بے مزہ ہیں۔ جب نفس کے حالات قوت پکڑ جاتے ہیں تو حالاتِ قلبی فراموش ہو جاتے ہیں۔ اس مراقبہ کے تمام ہونے کی یہی علامت ہے۔]

(۱۹) نیت مراقبہ محبت اول:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصل اصلِ اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا د من دوست می دارم اُورا بمفہوم ایں آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف........ روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ جو اصل اصلِ اسم ءصفات ہے اور آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کے مطابق مجھے دوست رکھتی ہے، اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے خاص لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

[اس مراقبہ کا مفہوم آیت مذکورہ سے لیا گیا ہے۔ اور منشاءِ فیض ولایت کبریٰ کی قوس ہے۔ جو کہ دائرہ نمبر ۳ کی اصل ہے۔ اور لطیفہ نفسی فیض کا محور ہے۔ یہ تینوں دائرے

اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس میں اعتبارات ہیں جو صفات شیونات
کی مبادی ہوتی ہے۔ اس مقام میں شرح صدر ہوتا ہے۔ جیسا
کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ شان میں فرمایا: اَلَمْ نَشْرَحْ
لَكَ صَدْرَكَ۔ اس میں لطیفہ اخفیٰ کے کمالات کی طرف اشارہ
ہے۔ کیونکہ یہ لطیفہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات نے اپنے تمام
شیونات وصفات کے ساتھ لطیفہ اخفیٰ میں ظہور فرمایا
ہے۔۔۔۔ یہاں مقام صبر و شکر اور رضا حاصل ہوتا ہے۔ اور
احکام شرع قبول کرنے میں دلیل کی حاجت نہیں رہتی۔ اس
مقام کے معارف کتاب وسنت ہیں۔]

(۲۰) نیت مراقبہ محبت دوم:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصل اصل اصلِ اسماء
وصفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اُورا
بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفہ نفسی من

بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ جو اصل اصل اصلِ اسماء وصفات ہے اور آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کے مطابق مجھے دوست رکھتی ہے، اور میں اسے دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے خاص لطیفۂ نفسی میں آتا ہے۔

[اس مراقبہ کا مفہوم بھی آیت مذکورہ سے لیا گیا ہے۔]

(۲۱) نیت مراقبہ دائرۂ قوسی:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ اصل اصل اصلِ اسماء وصفات است و دائرہ قوسیت کہ دوست می دارد مرا و من دوست میدارم اُورا بمفہوم ایں آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ خاص بلطیفہ نفسی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، کہ جو اصل اصلِ اصلِ اسماءِ
وصفات ہے اور دائرہ قوسی ہے اور اس آیۃ کریمہ يُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّوْنَهٗ کے مطابق مجھے دوست رکھتی ہے، اور میں اسے
دوست رکھتا ہوں، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
کے طفیل خاص طور پر میرے لطیفۂ نفسی میں آتا ہے۔
[اس مراقبہ کا مفہوم بھی آیت مذکورہ سے لیا گیا ہے۔]

(۲۲) نیت مراقبہ اسم ظاہر:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ مسمّٰی باسمِ ظاہر است
بمفہوم ایں آیۃ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ خاص بلطیفۂ نفسی من
بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف......... روز)
ذاتِ حق، جو کہ اسم ظاہر سے موسوم ہے۔ اس
آیۃ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ

شَیٔ عَلِیْمٌ کے مطابق، فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل خاص طور پر میرے لطیفہ نفسی میں آتا ہے۔

[اگرچہ ولایت کبریٰ سے تزکیہ نفس حاصل ہوجاتا ہے اور تمام برائیوں اور خصائص رذیلہ، نیکیوں میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ لیکن فخروغرور اور رعونت ابھی باقی ہوتی ہے۔ ان کو یہ مراقبہ ختم کردیتا ہے۔ اور سالک میں سیر آفاقی کی تکمیل کردیتا ہے۔]

(۲۳) نیت مراقبہ اسم باطن:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ مسمّٰی باسمِ باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملا الاعلیٰ است بمفہوم ایں آیۃ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِکُلِّ شَیٔ عَلِیْمٌ بعناصر ثلاثہ من کہ آب و باد و نار است۔ بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف........ روز)

ترجمہ: ذاتِ حق، جو کہ اسم باطن سے موسوم ہے۔ اور منشاء ولایت علیا ہے جو کہ ولایت ملاء الاعلیٰ ہے۔ اس آیۃ کریمہ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیٍٔ عَلِیْمٌ کے مفہوم کے موافق، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عناصر ثلاثہ یعنی آب و باد و نار میں فیض آتا ہے۔

[ولایت کبریٰ اور اس میں باطن کی سیر شروع ہوتی ہے۔ اس کو ولایت علیا اور ولایت ملائکہ علیہم السلام بھی کہتے ہیں۔ اس مقام میں سوائے عنصر خاک کے باقی عناصر یعنی پانی، ہوا اور آگ مورد فیض ہو کر تکمیل پاتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ ولایت صغریٰ اور ولایت کبریٰ کی اسم **الظاھر** میں تھی جبکہ ولایت علیا کی سیر اسم **الباطن** میں ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ سیر اسم الباطن میں ہے۔ ان میں فرق یہ ہے کہ سیر اسم **الظاھر** میں تجلیات اسمائی و صفاتی ہیں۔ جبکہ سیر اسم

الباطن میں اگرچہ تجلیات اسماء وصفات ہیں لیکن ان کے ساتھ تجلی ذات بھی پردہ ہائے اسماء وصفات مستور ہوتی ہے۔

اس مقام میں جب سالک کے اجزاء جسم پاک وصاف ہوجاتے ہیں، ثلاثہ کے رذائل، صفات حمیدہ میں بدل کر منور ہوجاتے ہیں تو سالک کو پرواز کے دو پر عنایت ہوتے ہیں۔

اس اسم **الظاہر** کا جو جو ولایت کبریٰ کی انتہا ہے اور دوسرا اسم **الباطن** کا جو ولایت علیا کی انتہا ہے۔ سالک کو اس مرتبہ میں تجلیات اسم وصفاتِ الٰہی سے گزر کر تجلیات ذات اقدس (جو حقیقی مقصود ہے) کی سیر کے قابل ہوجاتا ہے۔ اس مقام میں ذکر، تہلیل، نوافل، قیام اور قرات کی طوالت سے ترقی بخش ہوتے ہیں۔ اور رخصت شرعی کا اختیار کرنا بھی غیر مستحسن ہے۔ چونکہ یہ ولایت ملائکہ کی ہے لہٰذا ملکیت کے ساتھ جس قدر زیادہ مناسبت ہوگی، اتنی جلد ترقی میسر ہوگی۔

اس ولایت سے سالک کے تمام بدن میں وسعت وفراخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لطیف احوال سارے جسم پر وارد ہوتے ہیں۔ خصائل رذیلہ کو دفع کرنا اور خالق عناصر کی طرف متوجہ رہ کر فیض کرنا اس مراقبہ کا ماحصل ہے۔]

(۲۴) نیت مراقبہ اسم باطن:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالاتِ نبوت است کہ بہ عنصر خاک من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف........روز)

ترجمہ: ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالات نبوت ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میرے عنصر خاک میں آتا ہے۔

[یہ مراقبہ سیر اسم الباطن کا نقطہ عروج ہے۔ اور تجلی دائمی کا درجہ اول ہے۔ سالک اسماء صفات سے گزر کر ذات

میں سیر کرتا ہے۔ کمالات نبوت کا عناصر خاک پر اثر ہوتا ہے۔
یہاں حضوری بے جہت حاصل ہوتی ہے۔ نگرانی، برقراری،
بے تابی اور شوق سب رخصت ہوجاتے ہیں۔ یقین کامل راسخ
ہوجاتا ہے۔ یہاں وصول ہے، حصول نہیں۔ خوب یاد رہے
کہ یہ مقام۔ مقام انبیاء ہے۔ انبیاء کی اتباع کے بغیر کچھ حاصل
نہیں ہوتا۔]

(۲۵) نیت مراقبہ کمالاتِ رسالت:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالاتِ رسالت
است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم
اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذاتِ حق کہ جو منشاء کمالات رسالت ہے، کا
فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت
وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام انبیاء اور مرسلین کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور تجلی دائمہ کا درجہ دوم ہے۔ اس مقام پر سالک کے لطائف عشرہ تصفیۂ نفس کے بعد مقامات فوقانی میں ایک نئی ہیئت حاصل کرتے ہیں۔ جسے ہیئت معدونی کہتے ہیں۔ یہاں پر قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کی کثرت سے ان کمالات اور دیگر حقائق میں ترقی ہوتی ہے۔]

(۲۶) نیت مراقبہ کمالاتِ انبیاء اولوالعزم:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ منشاء کمالاتِ انبیاء اولوالعزم پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف....... روز)

ترجمہ: ذاتِ حق جو کہ منشاء انبیاء اولوالعزم ہے، فیض پیران کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے۔ اور تجلی دائمی کا تیسرا درجہ ہے۔ ذکر اذکار کی کثرت سے تجلیاتِ ذاتیہ سے سالک کا باطن بھر جاتا ہے۔ صاحب لیاقت احباب کو اسرار مقطعاتِ قرآنی اور متشابہات قرآنی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور باطن میں بے انتہا وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔]

(۲۷) نیت مراقبہ حقیقت کعبۂ ربانی:

فیض می آید از ذاتِ بے چوں کہ مسجودِ جمیع ممکنات است ومنشاء حقیقت کعبۂ ربانی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذاتِ حق جو کہ مسجود جمیع ممکنات اور منشاء حقیقتِ کعبۂ ربانی ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام عظمت و کبریائی کا مقام ہے۔ اس جگہ سالک

ہیبت وجلال کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ اور جب فناء وبقاء میں حاصل ہوتی ہے تو ممکنات کی توجہ اپنی طرف دیکھتا ہے۔]

(۲۸) نیز مراقبہ حقیقت قرآن مجید:

فیض می آید از وسعت بے چوں حضرات ذاتِ کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف........ روز)

ترجمہ: حضرت ذات کہ وسعت والی اور منشاء حقیقت قرآن مجید ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[اس مقام پر قرآن مجید کے اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔ قرآن پاک کا ایک ایک حرف مطالب ومعانی کا دریا نظر آتا ہے۔ بسا اوقات تمام قالب انسانی مثل زبان بن جاتا ہے۔ لذت تلاوت حاصل ہوتی ہے۔ خداوند قدوس سے راز و نیاز

کی باتیں ہوتی ہیں۔]

(۲۹) نیت مراقبہ حقیقت صلوٰۃ:

فیض می آید از کمال وسعت بے چوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف........روز)

ترجمہ: حضرت ذات کے وسعت کمال سے جو کے منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے وسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[اس مقام میں سالک کو دو جز میسر آتے ہیں۔ ایک حقیقت قرآن اور دوسرا حقیقت صلوٰۃ۔ اس مراقبہ میں حدیث شریف اَنْ تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کے مضمون کا مطلب واضح ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف حدیث شریف اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کا اشارہ ہے۔ اور حدیث شریف اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ

اَلْعَبْدُ مِنَ الرَّبُ فِیْ الصَّلٰوۃِ اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِیْ الصَّلٰوۃِ

میں اسی کی وضاحت ہے۔ سالک کو جب اس مقام میں نہایت انہماک ہو جاتا ہے

(۳۰) نیت مراقبہ معبودیت صرفہ:

فیض می آید از حضرت ذات بے چوں کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.......... روز)

ترجمہ: حضرت ذات جو کہ منشاء معبودیت صرفہ ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ وہ مقام ہے جہاں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے اور سیر

نظری باقی رہتی ہے۔ سیر قدمی وصول قدمی کا نام ہے۔ اور
ذات کا اگر صورت مثالیہ میں نظر آئے تو اس کو سیر نظری کہتے
ہیں۔ اس مقام میں کلمہ طیبہ کے چاروں معنٰی کامل طور
حاصل ہوتے ہیں یعنی (۱) **لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه** (۲) **لَا
مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه** (۳) **لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه** (۴) **لَا
مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰه**]

(۳۱) نیت مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبِّ صفاتِ خود
است و منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من
بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف....... رضا)

ترجمہ: حضرت ذات بیچوں، جو کہ اپنی صفات کی محب
اور منشاء حقیقت ابراہیمی ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم
اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام بہت بلند ہے۔ یہاں تمام انبیاء ملت ابراہیمی پر مامور ہیں۔ اس جگہ درود ابراہیمی زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیئے۔]

(۳۲) نیت مراقبہ حقیقت موسوی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذاتِ بیچوں کہ ذات خود است و منشاء حقیقت موسوی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف..... روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ بے چوں کہ اپنی ذات کی محبّ اور منشاء حقیقت موسوی علیہ السلام ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام ذاتیہ کا مقام ہے۔ اور بہت سے پیغمبر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی وساطت سے اس مقام پر پہنچے ہیں۔ یہاں ناز و بے نیازی کی اداؤں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں پر درج ذیل درود پاک تین ہزار کی تعداد میں پڑھنا موجب اجر و برکت

ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِكَ مُوْسٰی]

(۳۳) نیت مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم:

فیض می آید از حضرت بے چوں کہ محبّ ذات خود

است و محبّ ذات خود است و منشاء حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایست بہ ہیئت

وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

(توقف.........روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ بے چوں، جو کہ اپنی ذات کی محبّ

اور محبوب ہے اور منشاء ہے حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، کا فیض

پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی

میں آتا ہے۔

[یہ حقیقت احقائق ہے یہ جناب سرور کائنات

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعین جسدی رہتی ہے۔ یہ مقام

محبت ومحویت ہے۔ اس مقام پر اس درود شریف کی کثرت کی جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ افضل صلوٰتك عدد معلوماتك وبارك وسلم]

(۳۴) نیت مراقبہ حقیقت احمدی ﷺ:

فیض می آید از حضرت ذاتِ بے چوں کہ محبوب ذات خود است و منشاء حقیقت محمد ﷺ یست بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ حق جو کہ اپنی ذات کی خود محبوب ہے اور منشاء حقیقت احمدی ﷺ ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مقام محبوبیت ہے۔ لیکن اس کا تعلق روحی ہے۔ اور اس کا دائرہ محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی درود

پاک مذکورہ بالا کی کثرت کی جائے۔]

(۳۵) نیت مراقبہ حب صرفہ:

فیض می آید از حضرت ذاتِ بے چوں کہ منشاء حب صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.......... روز)

ترجمہ: حضرت ذاتِ حق، جو کہ منشاء حب صرف ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے واسطے سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مراقبہ ذاتی حب صرفہ ہے۔ اور حب صرف تعین اول ہے۔ جسے تعین حسی بھی کہتے ہیں یعنی یہی وہ حب ہے جو سب سے پہلے تخلیق ہوئی۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی حدیث قدسی اس خاص مقام کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہوتی تو تخلیق عالم بھی نہ ہوتی۔]

(۳۶) نیت مراقبہ لاتعین:

فیض می آید از حضرت ذاتِ بے چوں کہ موجود

است بوجود خارجی و منزہ است جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی من

بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (توقف.........روز)

ترجمہ: ذاتِ مطلق، جو کہ وجود خارجی کے ساتھ موجود

اور تمام تعینات سے پاک ہے، کا فیض پیرانِ کبار رحمۃ اللہ

علیہم اجمعین کے طفیل سے میری ہیئت وحدانی میں آتا ہے۔

[یہ مراقبہ مقام لاتعین میں ہے۔ لاتعین مرتبہ ذات

محبت سے عبارت ہے۔ یہ مقام بھی حضور سرورِ کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہے۔ اور یہ سیر صفات ثمانیہ، ان کے

وصول اور ذات محبت میں ہوتی ہے۔]

اسباق طریقۂ عالیہ چشتیہ سیفیہ

۱۔ ھو: روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے اخفیٰ، اخفیٰ سے خفی، خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔ کلمہ ھو تلوار کی طرح فرض کرنا ہے۔ اور ماسوا اللہ باطن سے قطع کرنا ہے اور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔ نقش بننے کے بعد عرش عظیم سے فوق ایک بلا تکلیف مینار فرض کرنا جو کہ لاتعین تک پہنچا ہو اور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا الی لاتعین اور تفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفع شروع کرنے پر ھو کے بعد جل جلالہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد بھی جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ عروجی سبق ہے۔

۲۔ اللہ ھو: اللہ قلب پر ھو اور ھو روح پر اور زبان پر اور زبان

سے بھی کہنا ہے۔ ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین تک گول گردش کے ساتھ عروج کرنا ہے۔ اور مابین الاجمال والتفصیل مرتبہ اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور پھر ہر سو (۱۰۰) مرتبہ کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی عروجی سبق ہے۔

[illegible] ھو روح پر اور اللہ قلب زبان پر۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔ لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء وصفات کے اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے یہ بھی عروجی سبق ہے۔

۴۔ [illegible] انت الھادی قلب پر، انت الحق پر، لیس الھادی الّا ھو سے دوبارہ قلب تک، الاقلب پر اور ھو روح پر ساتھ ہی زبان سے

بھی کہنا ہے یہ نزولی سبق ہے۔ عالم کے ارشاد کے لئے رجوع کرنا ہے۔

سلسلہ عالیہ چشتیہ میں گنتی کا لحاظ نہیں ہے۔ بلکہ نقشبندیہ کی طرح دائمی طور پر ذکر کرنا ہے۔

اسباق طریقۂ عالیہ قادریہ سیفیہ

طریقۂ عالیہ قادریہ شریف میں درج ذیل اسباق ہیں:

اسباق سے پہلے استغفار.......(اَستَغفِرُاللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الحَیُّ القَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ).........۳۱۳ بار پڑھیں۔

۱۔ (نفی اثبات): لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اس طور پر پڑھیں کہ لا قلب سے دائیں کندھے کو اور الہ قالب سے ہو کر بائیں کاندھے پر اور الا اللہ قلب پر۔ اس کے

ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے اور آخر میں ہر سو (۱۰۰) کے

بعد اخفیٰ پر محمد ﷺ کہنا ہے۔ (ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔)

۲۔ (الا اللہ):

پہلی دفعہ کلمہ طیبہ مذکورہ ترتیب سے۔ پھر الا اللہ قلب

پر...... (۱۰۰ مرتبہ)۔ کے اس کے ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔

ہر سو (۱۰۰) مرتبہ کے بعد اخفیٰ پر محمد ﷺ کہنا

ہے۔ (ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔)

۳۔ (اللہ):

قلب پر۔ پہلی دفعہ اللہ جل جلالہ پھر اللہ اللہ۔ ہر سو

(۱۰۰) بار پورا کرنے کے بعد جل جلالہ زبان سے کہنا ہے۔

اور دل پر ضرب بھی لگانا ہے۔ (ایک ہزار مرتبہ دہرانا ہے۔)

۴۔ (ھو):

روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے اخفیٰ، اخفیٰ سے

خفی، خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے۔ اور کلمہ ھو تلوار کی طرح
فرض کرنا ہے۔ اور ماسوا اللہ باطن سے قطع کرنا ہے اور چرخ
کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔ نقش بننے کے بعد
عرش عظیم سے فوق ایک بلا تکلیف مینار پر فرض کرنا جو کہ لاتعین
تک پہنچا ہو اور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا
لاتعین کی طرف اور تفصیلا اسماء صفات سے فیض حاصل کرنا
ہے۔)۔۔۔۔پہلی دفعہ شروع کرنے پر بھی ھو جل جلالہ اور
ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد بھی جل جلالہ کہنا ہے۔
یہ عروجی سبق ہے۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ پورا کرنا ہے۔)

۵۔ مراقبہ:

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد مدینہ منورہ کی طرف منہ کر
کے سانس بند کر کے بیٹھنا ہے۔ اور قلب میں اللہ اللہ کہنا ہے۔
گنتی اور طاق عدد کی ترتیب کا لحاظ نہیں ہے۔ اپنے قلب کی نبی

اکرم ﷺ کے قلب مبارک کے بالمقابل تصور کرنا اور قلب
مصطفیٰ ﷺ سے نور حاصل کرنا ہے۔ یہ مراقبہ پانچ منٹ
تک یا چار رکعت نماز کی مقدار کے برابر ہے۔

۶۔ اللّٰہ ھو:

اللہ قلب پر اور ہو روح پر۔ اور زبان سے بھی کہنا ہے۔
ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین تک گول گردش کے ساتھ
عروج کرنا ہے۔ اور مابین الاجمال التفصیل مرتبہ اسماء صفات
سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور پھر ہر سو (۱۰۰)
مرتبہ کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی عروجی سبق ہے۔

۷۔ ھو اللّٰہ:

ھو روح پر اور اللہ قلب پر۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔
لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء صفات کے

اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے یہ بھی عروجی سبق ہے۔ (یہ ایک ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۸۔ انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو:

انت الھادی قلب پر، انت الحق اخفیٰ پر، لیس الھادی اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک، الا قلب پر اور روح پر۔ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ یہ نزولی سبق ہے۔ عالم کے ارشاد کے لئے رجوع کرنا ہے۔ (یہ بھی ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۹۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ:

اخفیٰ میں تصور رکھنا اور زبان سے بھی پڑھنا ہے۔ اور مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عطر لگاتے ہوئے بیٹھنا ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انکھی مبارک سے فیض حاصل کرنا

ہے۔ یہ افضل طریقہ ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے اور مدینہ

منورہ سے دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور

تکیہ لگانا بھی جائز ہے۔ لیکن دونوں پاؤں دراز نہ ہوں۔ چلتے

پھرتے پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور بلا وضو پڑھنا بھی مشائخ

قادریہ کے نزدیک جائز نہیں۔ کیونکہ چلنے پھرنے میں بے

اتفاقی اور بلا وضو ثواب نصف ہو جاتا ہے۔ عاشقین اور سالکین

کا درود شریف حضور انور سے بذات خود سنتے ہیں۔ (یہ بھی

ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔)

اسباق طریقہ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

طریقہ سہروردیہ شریف کے اسباق بعینہٖ قادریہ شریف کے اسباق کی طرح ہیں۔ ترتیب بھی وہی ہے۔ صرف مراقبہ میں فرق ہے۔ کہ قادریہ شریف کا مراقبہ پانچ منٹ کا ہے جبکہ سہروردیہ کا مراقبہ کم ازکم بیس (۲۰) منٹ کا ہے۔ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ نیز قادریہ شریف میں مراقبہ پانچواں سبق ہے۔ جبکہ سہروردیہ میں نواں سبق ہے۔ اور اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔

مراقبہ کی ترتیب یہ ہے کہ سہروردیہ کے اسباق پورے کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر اور عطر لگا کر بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ (مراقبہ میں آنکھیں بند

کرنا شرط ہے) اور لطائف میں سرود کی طرح شوق و ذوق سے
ذکر شروع کریں۔ پھر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح
مقدسہ کو طلب کریں۔ خصوصاً اپنے شیخ مبارک کی روح
اقدس کو طلب کریں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کرلیں تو آسمان
اور زمین کے ملائکہ کو بھی طلب کرلیں۔ جب وہ بھی
حاضر کرلیں۔ تو وہ تمام کے تمام آپ کے لطائف میں مذکورہ
ترتیب سے ذکر و اذکار کرتے رہیں گے۔ پھر آپ اپنے اسباق کا
ثواب بطور تحفہ سر پر رکھ کر ان تمام ارواح مقدسہ کے ساتھ
مدینے منورہ روانا ہو جائیں۔ اور ان تمام کے ساتھ خود بھی
لطائف میں ذکر کرتے رہیں۔

جب اس شوق و ذوق اور ذکر اذکار میں مدینہ منورہ پہنچ
جائیں تو روضہ اقدس پر حاضر ہو جائیں اور پھر ایسا فرض کریں
کہ حضور پر نور ﷺ نے اپنی مرقد مبارک سے نکل کر حلقہ

ذکر تشکیل دے دیا ہے۔ اور اس مجلس کے صدر آپ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم مقرر ہوئے ہیں۔ پھر آپ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے حلقہ میں بیٹھ جائیں اور پھر آپ آکر اپنے وظیفہ کا ثواب
بطور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کریں
اور اپنی جگہ پر واپس آکر بیٹھ جائیں۔ اور ترتیب مذکورہ سے
ذکر کرتے رہیں گے۔ اور دوسرے سارے بزرگان بھی مذکورہ
ترتیب سے ذکر کرتے رہیں گے۔

آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے فیض
حاصل کریں۔ کم از کم بیس (۲۰) منٹ اور زیادہ کی کوئی حد
نہیں۔ بلکہ جب ذوق وشوق باقی ہو مراقبہ کرتے رہیں۔

جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کریں تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت مانگیں اور پیچھے آتے ہوئے اپنے مقام مراقبہ کو واپس
ہو جائیں۔ دوسری ارواح مبارک بھی اپنی اپنی جگہ واپس چلی

جائیں گی۔ جب اپنے مقام پر آ پہنچیں تو مراقبہ ختم کر دیں۔

[نوٹ: یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں بلکہ اہل کشف سالکین یہ معاملہ شفاد یکھتے ہیں اور جن سالکین کو کشف حاصل نہ ہو، ان کو حضور پرنور سرکار دو عالم ﷺ کا فیض ضرور حاصل ہوتا ہے۔]

* * * *

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

ختم خواجگان

اللہ تعالیٰ کی بے حد ثناء اور حضور سرور کائنات ﷺ پر لاکھوں درود کے واضح ہو کہ ختم خواجگان، خزینۃ الاسرار کے آخر میں آیا ہے۔ اس کے بہت فوائد ہیں۔ یہ ختم شریف ارواح طیبات کے ایصال ثواب، فیوضات وفتوحات کے حصول اور دفع بلیات و رفع حاجات کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے دیگر بے شمار فوائد ہیں۔ اس کے پڑھنے کی ترکیب تحریر کی جاتی ہے۔

۱۔ سورۃ فاتحہ شریف .... سات (۷) مرتبہ

۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۳۔ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۴۔ سورۃ الم نشرح .... اناسی (۷۹) مرتبہ۔

۵۔ سورۃ اخلاص .... ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ۔

۶۔ سورۃ فاتحہ شریف .... سات (۷) مرتبہ۔

۷۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ختم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ سُبحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ .... پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔

۳۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ختم خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ

اَکْبَرُ..............پانچ سو(۵۰۰)مرتبہ۔

۳۔درودشریف مذکورہ بالا........................سو(۱۰۰)مرتبہ۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ درودشریف مذکورہ بالا........................سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۲۔وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ..........پانچ سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۳۔درودشریف مذکورہ بالا........................سو(۱۰۰)مرتبہ۔

ختم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ درودشریف مذکورہ بالا........................سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۲۔حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ..........پانچ سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۳۔درودشریف مذکورہ بالا...... ......سو(۱۰۰)مرتبہ۔

ختم حضرت خواجہ معصوم اول قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.......

پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔

۳۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ختم حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ.......

پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔

۳۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

ختم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

٢۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَخْفَی اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْاَخْفٰی.......

پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔

٣۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

ختم حضرت مرشدنا اخندزادہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

١۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

٢۔ سورۃ القریش .... پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔

٣۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

ختم حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

١۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

٢۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

٣۔ درود شریف مذکورہ بالا .... سو (١٠٠) مرتبہ۔

ختم حضرت خضر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔ درود شریف مذکورہ بالا.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ..........
سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۳۔ درود شریف مذکورہ بالا.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ یَاقَاضِیَ الْحَاجَاتِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۳۔ اَللّٰھُمَّ یَاکَافِیَ الْمُھِمَّاتِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۴۔ اَللّٰھُمَّ یَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۵۔ اَللّٰھُمَّ یَاشَافِیَ الْاَمْرَاضِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۶۔ اَللّٰھُمَّ یَارَافِعَ الدَّرَجَاتِ.................. سو(۱۰۰) مرتبہ۔

۷۔اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبُ الدَّعْوَات............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۸۔اَللّٰھُمَّ یَا ھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۹۔اَللّٰھُمَّ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۰۔اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۱۔اَللّٰھُمَّ یَا رَاحِمَ الْعَاصِیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۲۔اَللّٰھُمَّ یَا اَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۳۔اَللّٰھُمَّ یَا مُیَسِّرَ کُلَّ عَسِیْرَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۴۔اَللّٰھُمَّ یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۵۔اَللّٰھُمَّ یَامُنْقِذَ الْھَلْکٰی............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۶۔اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۷۔اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۸۔اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ............... سو(۱۰۰)مرتبہ۔

۱۹۔ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ.......................... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ.......................... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.......................... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ.......................... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

۲۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ.......................... سو (۱۰۰) مرتبہ۔

اَغِثْنَا بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ۔ (ایک ہزار)

شجرہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم۔

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۔ حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۔ حضرت قاسم بن محمد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۵۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶۔ حضرت ابویزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہٗ۔

۸۔ حضرت ابوعلی فضل بن الطوسی عرف ابوعلی فارمدی قدس اللہ سرہٗ۔

۹۔ حضرت ابویعقوب خواجہ عبدالخالق غجدوانی المالکی نسابہ والحنفی مذہبا قدس اللہ سرہٗ۔

۱۰۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۱۔ حضرت خواجہ محمود انجر فغنوی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۳۔ حضرت خواجہ علی النساج رامیتی عرف عزیزاں قدس اللہ سرہٗ۔

۱۴۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۵۔ حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ سرہٗ۔

۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبندی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطار قدس اللہ سرہٗ۔

۱۸۔ حضرت مولانا یعقوب چرخی لوگری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۹۔ حضرت ناصر الدین عبیداللہ بن محمود السمر قندی عرف خواجہ احرار قدس اللہ سرہٗ۔

۲۰۔ حضرت مولانا محمد زاہد وخشی حصاری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۱۔ حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزمی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۲۔ حضرت خواجہ محمد مقتدیٰ الامکنگی البخاری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۳۔ حضرت مؤید الدین بیرنگ باقی باللہ الکابلی قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۵۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم اول قدس اللہ سرہٗ۔

۲۶۔ حضرت خواجہ صبغۃ قدس اللہ سرہٗ۔

۲۷۔ حضرت خواجہ اسماعیل عرف امام العارفین قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸۔ حضرت حاجی غلام محمد معصوم عرف خواجہ معصوم ثانی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۹۔ حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ الاولیاء قدس اللہ سرہٗ۔

۳۰۔ حضرت حاجی محمد صفی اللہ قدس اللہ سرہٗ۔

۳۱۔ حضرت شاہ محمد ضیاء الحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہٗ۔

۳۲۔ حضرت حاجی شاہ ضیاء عرف میاں جی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۳۔ حضرت شمس الحق عرف حضرت کوہستان قدس اللہ سرہٗ۔

۳۴۔ حضرت شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۵۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمگانی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۶۔ مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اطال اللہ حیاتہٗ۔

۳۷۔ حضرت ابوسالم محمد اکرم شاہ سیفی اطال اللہ حیاتہٗ۔

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ۔

۳۔ حضرت ابو سعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ۔

۴۔ حضرت ابو محمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ۔

۵۔ حضرت ابو سلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ۔

۶۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت ابو حسن بن عبد اللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ۔

۸۔ سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ۔

۹۔ حضرت ابو بکر اشبلی المالکی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۰۔ حضرت شیخ عبد العزیز حارث الاسدی التمیمی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۱۔ حضرت شیخ واحد بن عبد العزیز المستقدم قدس اللہ سرہٗ۔

۱۲۔ حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۳۔ حضرت ابوالحسن ہنکاری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۴۔ حضرت ابوسعید مبارک قدس اللہ سرہٗ۔

۱۵۔ حضرت ابومحمد عبدالقادر جیلانی الحسنی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۶۔ حضرت شاہ دولتہ دریائی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۷۔ حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہٗ۔

۱۸۔ حضرت شاہ عالم الدہلوی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۹۔ حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۰۔ حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۱۔ حضرت مولانا صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۳۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۴۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہٗ۔

۲۵۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈی صاحب قدس اللہ سرہٗ۔

۲۶۔ حضرت شیخ الاسلام تگاب حضرت شیخ حمید اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ۔

۲۷۔ حضرت شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۹۔ مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اطال اللہ حیاتہٗ۔

۳۰۔ حضرت ابو سالم محمد اکرم شاہ سیفی اطال اللہ حیاتہٗ۔

شجرہ سلسلیہ عالیہ چشتیہ سیفیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

۳۔ حضرت ابو سعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ۔

۴۔ حضرت ابو فضل عبد الواحد بن زید قدس اللہ سرہٗ۔

۵۔ حضرت ابو الفیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ۔

۶۔ حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن ادھم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت سید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہٗ۔

۸۔ حضرت امین الدین شیخ ہبیرہ البصری قدس اللہ سرہٗ۔

۹۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۰۔ حضرت شریف الدین اسحاق شامی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۱۔ حضرت قدوۃ الدین ابو احمد ابدال چشتی الحسنی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۲۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۳۔ حضرت ناصر الدین خواجہ ابو یوسف الچشتی الحسنی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی الحسنی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۵۔ حضرت نیر الدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۶۔ حضرت ابو منصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۷۔ حضرت خواجہ معین الدین حسن الحسینی السنجری الاجمیری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الاوشی الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۹۔ حضرت فرید الدین مسعود الفاروقی الغزنوی عرف گنج بخش شکر قدس اللہ سرہٗ۔

۲۰۔ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۱۔ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۲۔ حضرت جلال الدین خواجہ محمد عثمانی پانی پتی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۳۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہ سرہٗ۔

۲۴۔ حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہ سرہٗ۔

۲۵۔ حضرت عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۶۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۷۔ حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۹۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۰۔ حضرت سید عبداللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہٗ۔

۳۱۔ حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۳۔ حضرت سید شاہ الحسین السدھوی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۶۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۷۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہٗ۔

۳۸۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ھڈی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۹۔ حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہٗ۔

۴۰۔ حضرت شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ۔

۴۱۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ۔

۴۲۔ مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اطال اللہ حیاتہٗ۔

۴۳۔ حضرت پیر ابو سالم محمد اکرم شاہ سیفی اطال اللہ حیاتہٗ۔

شجرہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۲۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

۳۔ حضرت ابو سعید حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۔ حضرت ابو شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ۔

۵۔ حضرت ابو سلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ۔

۶۔ حضرت ابو محفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت ابوالحسن بن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ۔

۸۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ۔

۹۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۰۔ حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۱۔ حضرت شیخ محمد عبداللہ عموتیہ قدس اللہ سرہٗ۔

۱۲۔ حضرت ابوعمر قطب الدین سہروردی الصدیقی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۳۔ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی الصدیق قدس اللہ سرہٗ۔

۱۴۔ حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی السہروردی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۵۔ حضرت ابوالبرکات بہاؤالدین زکریا الاسدی القریشی الملتانی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۶۔ حضرت ابوالفتح رکن الدین فضل اللہ قریشی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۷۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۸۔ حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہٗ۔

۱۹۔ حضرت سید بدھن بہرائچی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۰۔ حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہٗ۔

۲۱۔ حضرت عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۲۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۳۔ حضرت شیخ عبدالفاروقی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۴۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۵۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۶۔ حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۲۷۔ حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۸۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموری قدس اللہ سرہٗ۔

۲۹۔ حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۰۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۱۔ حضرت حافظ مولانا محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۲۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھری قدس اللہ سرہٗ۔

۳۳۔ حضرت مولانا عبدالغفور سواتی قدس اللہ سرہٗ۔

۳۴۔ حضرت اخندزادہ نجم الدین عرف حڈّی صاحب قدس اللہ سرہ۔

۳۵۔ حضرت شیخ الاسلام حمید اللہ تگابی قدس اللہ سرہ۔

۳۶۔ حضرت شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ۔

۳۷۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہ۔

۳۸۔ مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب اطال اللہ حیاتہٗ۔

۳۹۔ حضرت پیر ابو سالم محمد اکرم شاہ سیفی۔

محفل ذکر و نعت

بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ (مغرب تا عشاء) ایگریکلچر کمپلیکس بالمقابل اسٹیٹ لائف بلڈنگ ٹھنڈی سڑک حیدرآباد سندھ (آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ چشتیہ قادریہ سہروردیہ سیفیہ میں ہوتی ہے۔ تمام مسلمان بھائی شرکت فرمایا کریں۔

اطلاع عام

محفل ذکر و نعت

بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ (مغرب تا وقت مناسب) ایگریکلچر کمپلیکس

بالمقابل اسٹیٹ لائف بلڈنگ ٹھنڈی سڑک حیدرآباد سندھ

آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ چشتیہ

قادریہ سہروردیہ سیفیہ میں ہوتی ہے۔

تمام مسلمان بھائی شرکت فرمایا کریں۔

پرنٹرز: گرافکس زون - 0301-3521676